بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کے داخلی معاملات میں امریکی مداخلت
مسیحی راہ نماؤں سے مخلصانہ گزارش

۱۵۔ اپریل ۹۴ء کو فلیٹیز ہوٹل لاہور میں مدیر اعلیٰ الشریعہ کا پریس کانفرنس سے خطاب

امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے ۱۹۸۷ء میں پاکستان کی فوجی و اقتصادی امداد کے لیے شرائط عائد کر کے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خلاف جس نظریاتی اور اعصابی جنگ کا آغاز کیا تھا وہ اب فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہوگئی ہے۔ ان شرائط میں پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ اسلامی قوانین نافذ نہ کرنے کی ضمانت' جداگانہ طرز انتخاب کی منسوخی اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے کے اقدامات کی واپسی کے مطالبات شامل تھے' جن میں اب گستاخ رسولؐ کے لیے موت کی سزا کا قانون تبدیل کرنے کے تقاضہ کا اضافہ بھی ہوگیا ہے۔ ان شرائط اور مطالبات کا مقصد اسلام کے نام پر وجود میں آنے والے اس ملک میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ کو روکنا' اسے اسلامی تشخص سے محروم کر کے ایک سیکولر ریاست کی حیثیت دینا اور دفاعی طور پر کمزور' اور بے بس بنا کر بھارت کے زیر اثر ممالک میں شامل کرنا ہے۔ ان شرائط و مطالبات کی تکمیل کے لیے امریکہ نہ صرف پاکستان کی فوجی و اقتصادی امداد کو روکے ہوئے ہے' بلکہ عالمی ذرائع ابلاغ اور انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیموں کے ذریعے سے پاکستان پر دباؤ میں مسلسل اضافہ کرتا جا رہا ہے اور پاکستان کے اندر مختلف طبقات بالخصوص اقلیتوں کو ابھار کر فکری انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ابھی چند روز قبل مسئلہ کشمیر کے حوالہ سے مغربی ممالک کا دورہ کرنے والے پاکستانی وفد کے سامنے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے جو مطالبات رکھے ہیں' ان میں آٹھویں آئینی ترمیم کے خاتمہ' جداگانہ طرز انتخاب کی منسوخی اور گستاخ رسولؐ کے لیے موت کی سزا کے قانون کی تبدیلی کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے۔ امریکہ اور اس کی ہمنوا

دیگر مغربی قوتیں اور لابیاں اس مقصد کے لیے "انسانی حقوق" کا نعرہ بطور ہتھیار استعمال کر رہی ہیں اور پاکستان میں ملک کے اسلامی تشخص کے تحفظ، دفاعی استحکام اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے اقدامات کو نام نہاد "انسانی حقوق" کی خلاف ورزی قرار دے کر انہیں بلڈوز کر دینا چاہتی ہیں۔

انسانی حقوق کا یہ فلسفہ مغربی دنیا کا خود ساختہ ہے، جس کی تشکیل اور تشریح کے تمام اختیارات مغرب نے اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہیں جو اسلامی دنیا کے لیے قطعی طور پر ناقابل قبول ہے، کیونکہ ہم بحیثیت مسلمان اپنے انفرادی اور اجتماعی معاملات میں قرآن کریم اور جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے پابند ہیں اور قرآن و سنت کے احکام کے خلاف کسی بھی فلسفہ کی بالادستی کو قبول کرنا اسلامی نظام کے اجتماعی کردار سے انحراف کے مترادف ہے۔ اس لیے ہم "انسانی حقوق" کے دائرہ کار کے تعین اور ان کی تشریح پر مغرب کی اجارہ داری کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہیں اور امریکی حکومت اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطالبات کو اسلامیان پاکستان کے دینی معاملات اور مذہبی عقائد میں کھلی مداخلت قرار دیتے ہوئے ان کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

اس پس منظر میں، جبکہ امریکہ اور اس کے حواری اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خلاف جنگ کے فیصلہ کن راؤنڈ کا آغاز کر چکے ہیں، پاکستان کے سیاسی و دینی حلقوں کا طرز عمل انتہائی افسوسناک اور مایوس کن ہے۔ ملک کی دونوں بڑی سیاسی قوتیں اقتدار کے حصول اور تحفظ کے لیے امریکہ کی خوشنودی کو ہر قیمت پر برقرار رکھنے کی خاطر "خود سپردگی" کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں ہیں اور دینی حلقوں کے بیشتر قائدین نہ صرف صورت حال کی سنگینی کے احساس اور مسائل کے ادراک سے عاری ہو چکے ہیں بلکہ باہمی انتشار، بے اعتمادی اور غلط ترجیحات کے باعث عوام میں بد دلی اور مایوسی پھیلانے میں مصروف ہیں۔

ان حالات میں رائے عامہ کو امریکی عزائم کے خلاف بیدار کرنا اور پاکستانی عوام میں "مذہبی آزادی" اور "قومی خود مختاری" کے تحفظ کا شعور اجاگر کرنا سب سے اہم قومی ضرورت اور دینی تقاضہ ہے اور اسی مقصد کے لیے "ورلڈ اسلامک فورم" نے گروہی اور انتخابی سیاست سے الگ تھلگ رہتے ہوئے ملک کے مختلف شہروں میں علما کرام اور دینی

کارکنوں کے فکری اجتماعات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس مقصد کے لیے کراچی میں ۲۶ دسمبر ۹۳ء کو اور گوجرانوالہ میں ۱۲ جنوری ۹۴ء کو علما کنونشن منعقد ہو چکے ہیں، جبکہ اس سلسلہ کا تیسرا کنونشن ۱۸ اپریل ۹۴ء کو شیرانوالہ گیٹ ہری پور ہزارہ میں اور چوتھا کنونشن ۲۲ اپریل کو جامع مسجد انار کلی لاہور میں منعقد ہو رہا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ "مذہبی آزادی" اور "قومی خود مختاری" پر یقین رکھنے والے ہر شہری سے گزارش ہے کہ وہ اس مہم میں شریک ہو اور ہمارا ہاتھ بٹائے۔

اس موقع پر "رحمۃ دو ہتڑ توہین رسالت کیس" کے حوالہ سے بھی کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ کیس، جسے بی۔بی۔سی، وائس آف امریکہ، وائس آف جرمنی اور آل انڈیا ریڈیو کے مسلسل پراپیگنڈہ نے عالمی شہرت دے دی ہے، اب اسلامیان پاکستان کے دینی جذبات اور محبت رسولؐ کی علامت بن چکا ہے، مگر حکومت پاکستان کا طرز عمل یہ ہے کہ امریکہ کے دباؤ کے تحت گستاخ رسولؐ کے لیے موت کی سزا کے قانون میں تبدیلی کی فکر کے ساتھ ساتھ اس کیس کے حوالہ سے بھی حکومت پاکستان امریکہ کو ہر حال میں خوش رکھنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے، جو انتہائی افسوسناک اور پاکستانی عوام کے مذہبی جذبات کی توہین کے مترادف ہے۔ اس ضمن میں مسیحی اقلیت کے مذہبی پیشواؤں کا طرز عمل بھی قابل افسوس ہے جو گستاخ رسولؐ کے لیے موت کی سزا کی مخالفت کر کے خود بائبل کے احکام سے انحراف کر رہے ہیں، کیونکہ بائبل میں انبیاء کرام علیہم السلام تو کجا مذہبی پیشوا کی گستاخی اور کتاب مقدس کے صندوق کی توہین پر بھی موت کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے مسیحی اقلیت کے مذہبی پیشواؤں کی طرف سے اس سزا کی مخالفت ناقابل فہم ہے، البتہ ان کے اس مطالبہ کی ہم حمایت کرتے ہیں کہ اس قانون میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی ذکر کیا جائے، کیونکہ ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کے کسی بھی سچے پیغمبر کی توہین کو اسی طرح ناقابل معافی جرم سمجھتے ہیں جس طرح جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی جرم ہے۔ اسی طرح ہم مسیحی اقلیت کے اس مطالبہ کی بھی حمایت کرتے ہیں کہ اس قانون کے غلط استعمال کی روک تھام کے لیے کسی بھی مقدمہ کے اندراج سے قبل مجسٹریٹ کی انکوائری کو ضروری قرار دیا جائے۔ ہمیں اقلیتوں سے کوئی عناد نہیں ہے اور ہمیں اس قانون کے غلط استعمال کی روک تھام کے لیے

ہر جائز تحفظ فراہم کرنے کے لیے تیار ہیں' لیکن گستاخ رسولؐ کے لیے موت کی سزا اٹل ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں گستاخ رسولؐ منظور مسیح کے قتل کے الزام میں ماسٹر عنایت اللہ اور دیگر بے گناہ افراد کی گرفتاری بھی افسوسناک ہے اور ہم مسیحی اقلیت کے مذہبی پیشواؤں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ کسی گستاخ رسولؐ کی حمایت کر کے اپنی پوزیشن خراب نہ کریں اور نہ بے گناہ افراد کی گرفتاری کے لیے اپنی صلاحیتیں ضائع کریں۔ اگر مسیحی راہ نما چاہیں تو ہم اس کے لیے تیار ہیں کہ رمتہ دوختر توہین رسالت کیس اور منظور مسیح قتل کیس کی انکوائری کے لیے ہائیکورٹ کے جج کی سربراہی میں کمیشن قائم کیا جائے' جس میں تحفظ ناموس رسالت ایکشن کمیٹی کے نمائندے اور مسیحی مذہبی راہ نما بھی شامل ہوں اور یہ کمیشن دونوں کیسوں کے بارے میں تحقیقات کر کے حقائق کی نشاندہی کرے تاکہ اصل حالات پاکستانی عوام اور عالمی رائے عامہ کے سامنے واضح ہو سکیں۔

ان گزارشات کے ساتھ میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ (۱) انسانی حقوق کے نام نہاد اور یکطرفہ مغربی فلسفہ کو مسترد کرنے کا اعلان کیا جائے' (۲) پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے کا دو ٹوک اعلان کیا جائے' (۳) گستاخ رسولؐ کے لیے موت کی سزا کا قانون تبدیل کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے اور (۴) منظور مسیح قتل کیس میں گرفتار بے گناہ ماسٹر عنایت اللہ اور ان کے رفقا کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

آہ! مولانا نور محمد آف لمہوالیؒ' پیر بشیر احمد گیلانیؒ' مولانا عبدالروف جتوئیؒ

---○ گزشتہ دنوں حضرت مولانا نور محمد لمہوالی کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم بزرگ علما میں سے تھے' نوے برس سے زیادہ عمر تھی' حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ کے تلامذہ میں سے تھے۔ لمہوالی ضلع اٹک میں طویل عرصہ تک تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے اور ان کے متعدد شاگرد مختلف علاقوں میں دینی خدمات میں مصروف ہیں۔

---○ سیالکوٹ کی بزرگ شخصیت پیر سید بشیر احمد گیلانیؒ رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم دینی تحریکات میں ہمیشہ پیش پیش رہے اور مذہبی جماعتوں کی ہمیشہ سرپرستی کرتے رہے ہیں۔

---○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالروف جتوئی کا بھی انتقال ہو گیا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم انتہائی پرجوش مقرر اور انتھک کارکن تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں آمین